سوال

(262)فرض نماز کے سلام کے بعد چندہ اکٹھا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں :

موجودہ زمانے میں بعض مساجد میں ہر جمعہ کو فرض نماز کے سلام کے معاًبعد، ایک یا دو آدمی نمازیوں کے سامنے ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ انہیں چندہ مل جائے ۔ یہ چہل قدمی مصلیوں کے اذکار وادعیہ میں ذہنی انتشار کا موجب ہوتی ہے ۔پیسے والے چند پیسے ڈبہ میں ڈالتے رہتے ہیں ۔ کیا اس طرح بالالتزام چندہ کرنا عندالشرع جائزودرست ہے ؟

کیا دوررسالت سے لے کر خلفاء راشدین تک فرض نماز جمعہ کے سلام کے معاًبعد، مذکورہ طور پر بالتزام چندہ کرنے کی نظیر ملتی ہے ؟

نماز مفروضہ کے سلام کے بعد اذکار وادعیہ کا مسنون ہونا ثابت ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو اذکار وادعیہ قلیلہ کا ترک اور چندے کی فوقیت وترجیح کس حد تک عندالشرع درست وجائز ہے ؟
بینواو توضحوا توجروا عنداللہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد میں کسی حاجت مند کا سوال کرنا گو شرعاً جائز ہے، جیساکہ سنن ابوداؤد میں ''باب المسئلة فی المسجد،، کے ماتحت روایت کردہ حدیث سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے ۔ لیکن سوال میں چندہ مانگنے کی مذکورہ صورت یعنی : فرض نماز جمعہ سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد یا دو منٹ کے بعد، دو ایک آدمیوں کا صفوں کے درمیان مصلیوں کے سامنے ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے ، اس لیے گزرنا کہ مصلیان اس میں کچھ پیسے ڈال دیں یہ طریقہ مطلقاً مکروہ ومذموم ہے ، چاہے کبھی کبھار ایسا کیا جائے یا ہر جمعہ کو التزام ، اس طرح چندہ مانگا جائے ۔ عہد نبوت وعہد صحابہ کرام میں اس طرح چندہ مانگنے کا کہیں اتہ پتہ نہیں ملتا ۔ نیز سلام کے بعد صفوں کے درمیان مقتدیوں کے سامنے اس طرح ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے چندے سے فرض نماز کے بعد جواذکار مشروع ہیں ان میں خلل پڑتا ہے اور انتشار پیدا ہونا بالکل ظاہر ہے ۔ بنا بریں سوال میں چندہ مانگنا ہی ہے ، تو مسجد سے باہر نکلنے کی جگہ کے قریب بند ڈبہ رکھ دیا جائے تاکہ اس میں چندہ ڈالنے والے پیسے ڈال دیا کریں ۔ ہذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ تعالی .

املاہ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 2 صفر 1396ھ

نماز اور دعائے مسنون سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں چندہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ لیکن صورت مسئولہ میں وہ جواب بالکل صحیح ہے جو حضرت شیخ الحدیث صاحب نے

تحریر فرمایا ہے۔

عبدالغفور بسکوہری 19 مارچ 1976ء مطابق 19 صفر 1396ھ محدث بنارس، (شیخ الحدیث نمبر) 1997ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 419

محدث فتویٰ